LUMS | Gurmani Centre for Languages and Literature

تقریب رونمائی

کتاب الطواسین

ابن منصور حلاج

مصنف: سیّد نعمان الحق

گفتگو: محمد اطہر مسعود

مہمانِ خصوصی: نجیبہ عارف

کلیدی مقرر: احمد جاوید

THURSDAY

September 12, 2024

4:00 PM to 6:00 PM

Faculty Lounge (VC office)
Academic Block, LUMS.

Scan to Register

www.gell.lums.edu.pk | gurmanicentre | @gurmani.centre | @GurmaniCentre | gell.lums

گرمانی مرکزِ زبان و ادب کی جانب سے کتاب الطواسین کی تقریبِ رونمائی کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ منصور حلّاج اسلام کی روحانی تاریخ کے سب سے مشہور صوفیا میں سے ہیں۔ انھیں دسویں صدی میں بے رحمی سے پھانسی پر لٹکایا گیا، بہ ظاہر ان کے نعرے "انا الحق" (میں حق ہوں) کے جرم میں، جو آج بھی صوفی خانقاہوں میں گونجتا ہے۔ حلّاج کی تصانیف میں ان کی اہم تصنیف کتاب الطواسین بھی شامل ہے، جو اردو اور فارسی شاعری کے کئی مشہور استعارات جن میں شمع و پروانہ، تختۂ دار کی جانب سفر، بازاروں میں پابہ زنجیر رقص، اور ان جیسی دیگر علامات جن سے ہم عمومی طور پر واقف ہوتے ہیں، کی اساس ہے۔ سید نعمان الحق نے کتاب الطواسین کے مشکل عقدے کھولنے میں ایک عمر صرف کی ہے اور بالآخر، انھوں نے وضاحتی ابواب کے ساتھ اس کتاب کے عربی متن کا اپنے خاص انداز میں اردو ترجمہ پیش کیا ہے۔

تقریب ۱۲ ستمبر ۲۰۲۴ء بروز جمعرات شام ۴ سے ۶ بجے منعقد کی جائے گی۔ آپ سب کو اس خصوصی تقریبِ رونمائی میں شرکت کی دعوت ہے۔

سید نعمان الحق:

سید نعمان الحق اس وقت آئی بی اے کراچی میں لبرل آرٹس کے پروفیسر ہیں اور آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کے کتابی سلسلے Studies in Islamic Philosophy کے جنرل ایڈیٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وہ براؤن یونیورسٹی، یونیورسٹی آف پنسلوینیا، لمز، اور حبیب یونیورسٹی کے فیکلٹی ممبر رہ چکے۔ ان کی تصانیف میں فیض احمد فیض کے مکمل شعری مجموعے کا تنقیدی ایڈیشن شامل ہے، اور وہ اخبار ڈان (Dawn) میں بھی مسلسل لکھتے رہتے ہیں۔ معروف صوفی حلّاج کی کتاب الطواسین پر ان کی تحقیق حال ہی میں دانیال پبلشرز سے شائع ہوئی ہے۔ ان کے مضامین کا مجموعہ *Towards the Pebbled Shore* اشاعت کے مراحل میں ہے۔

احمد جاوید

احمد جاوید صاحب معروف ادیب، دانش ور اور فلسفی ہیں۔ انھوں نے بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے ایم اے اردو کیا۔ ۱۹۸۵ء میں اقبال اکادمی کا حصہ بنے اور ڈائریکٹر کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ وہ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن بھی رہے ہیں۔ تصوّف، فلسفہ، شعر و سخن اور ادب پر ان کی گہری نظر ہے۔ ویدی فلسفہ، مذہب اور ادب کے مختلف موضوعات پر لیکچرز دیتے ہیں۔ ان کا نام رومی، سعدی شیرازی، میر تقی میر، غالب اور دیگر فارسی اور اردو شاعروں کے ادب کے جامع تجزیوں کے لیے جانا جاتا ہے۔ ترکِ رذائل، تزکیہ و تصوّف پر ان کی کتاب بہت معروف ہے۔ سرہانے میر کے اور مختلف علمی موضوعات پر لکھے گئے ان کے مضامین کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ ان کی دیگر تصانیف میں وحدت الوجود، تقریباً، چڑیا گھر اور غیر علامتی کہانی شامل ہیں۔

نجیبہ عارف:

نجیبہ عارف اکادمی ادبیات پاکستان کی پہلی خاتون صدر نشین ہیں۔ اس سے پہلے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد میں ڈین کلیۂ زبان و ادب کے عہدے پر فائز رہ چکی ہیں۔ آپ آٹھ سال تک اسی یونیورسٹی میں صدر شعبۂ اردو بھی رہیں۔ تخلیقی اعتبار سے شاعری، فکشن، رپورتاژ نگاری اور سفر نامہ نگاری آپ کی دل چسپی کے شعبے ہیں۔ آپ کی شاعری کے مجموعے معانی سے زیادہ کو ۲۰۱۵ کی بہترین ادبی کتاب کا ایوارڈ ملا۔ روحانی جستجو پر ان کی کتاب: راگنی کی کھوج میں، افسانوں کا مجموعہ: میٹھے نلکے، ناول: مکھوٹا، دو سفر نامے اور متعدد انشائی مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ آپ پاکستان میں اردو کے تحقیقی مجلّات کی اشاریہ سازی کے پہلے ادارے مرکز اشاریہ سازی کی بانی ہیں جس کے تحت اشاریۂ اردو جرائد کی چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔

محمد اطہر مسعود:

محمد اطہر مسعود فارسی زبان و ادب کے استاد ہیں۔ زمانہ طالب علمی میں گورنمنٹ کالج کے مجلّہ راوی کے مدیر رہے۔ انھوں نے ۲۰۱۱ء سے ۲۰۱۸ء تک لمز میں تدریس کے فرائض سر انجام دیے اور فارسی شاعری کے کئی نئے کورس متعارف کرائے۔ موسیقی اور فارسی ادب کے حوالے سے تحقیق و ترجمہ ان کی دل چسپی کے خاص شعبے ہیں۔ اُن کی اب تک شائع شدہ کتب میں فارسی فکشن کے تراجم پر مشتمل جمال کہانیاں اور پربت کے اُس پار، جب کہ برِ صغیر کی موسیقی کے حوالے سے نغمۂ قدسی، ہندوستان کی موسیقی اور مقالاتِ مسعود کے علاوہ ایک سفر نامہ چندی گڑھ تک شامل ہیں۔ انھوں نے حال ہی میں ایرانی افسانہ نگار فریدون تنکابنی کے منتخب افسانوں کا ترجمہ پناہ کے عنوان سے شائع کیا ہے۔